تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ — (اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۲ر

اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی ☆ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

نمبر ۵۶	مورخہ ۱۸ر جنوری سنہ ۱۹۲۴ء	یوم جمعہ	مطابق ۱۱ جمادی الآخر سنہ ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت اُم المومنین مدظلہا آج کل مالیر کوٹلہ میں تشریف فرما ہیں۔

تبلیغ و اشاعت حق کے لئے نئی تجویزیں زیر غور ہیں۔ اللہ تعالیٰ بروئے کار لائے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب مینجر ہائی سکول نے طلباء میں علمی اور عملی ترقی کے لئے امریکہ کے حالات اور ترقیوں وغیرہ کے متعلق ایک لیکچر دیا۔

اسی اخبار میں جناب مولوی شیر علی صاحب کی طرف سے مرکزی لائبریری قائم کرنے کے متعلق جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ نہایت قابل توجہ ہے۔ کیونکہ یہ ایسی بات ہے۔ کہ جس کی اہمیت محتاج دلائل نہیں۔

شعاعِ اختر

مُسدّس مولانا مولوی غلام احمد صاحب اختر جو جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۳ء کے موقع پر پڑھی گئی۔ بتلازم حالات موسوی

سُنسان ایک ٹیلہ بیاباں میں طور تھا
بے قصد اک شباں کا وہاں پر عبور تھا
بیجاں شجر کو لگ گئی آگ اس کا نور تھا
بعد از فنا بقا کا سبق پر ضرور تھا
ریوڑ چراتا ایک سبق سے بنا کلیم
اب بھی وہی خدا ہے وہی فضل ہے عظیم

یاں آ پائے دعوت حق پر خدا کے گھر
دار الاماں کے طُور کا احرام باندھکر
محمودِ حق ہے نور فشاں رُوکش شجر
جس پر اَتَیْتُ بُرْدَۃً کا لگا ثمر
سینا پہ سینکنے کو اگر مشتعل تھی نار
سینے یہاں ہیں قربِ افضل سے نوربار

کالی گھٹا ہے سنگھٹن اشدھی ہے ژالہ بار
اہل دل اہل دیں ہیں سب اسوقت بیقرار
موسٰے کے اہل کا سا ہے ہر اک کو اضطرار
اور نخل طور نور تجلی سے شعلہ زار
جان اقتباس کے لئے جوکھوں میں ڈالدو
کم ہمتی اگر ہو تو دل سے نکالدو

کنبہ بھٹھر کے سردی میں جب بیقرار ہو
اور دل میں انکے حال سے سخت اضطرار ہو
نور خدا بصورتِ نار آشکار ہو
کیوں منقطع یہ سنتِ پروردگار ہو
ہر سنگ دل جو پیشرو اس راہ کا نہیں
شایانِ وحی اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ کا نہیں

میقات دعوئ تھا وہاں اربعین کا
منتہیٰ تھا معرفتِ شریعت کے شلین کا

یاں دل پہ چڑھتا ہے نہ عزم اظہار دین کا
خورشید علم و عین گا حق الیقین کا

ہے ہجرت کی شرح کا وہاں ہجرت پہ تھا مدار
ہے بھولتی ہوئی کلام پر یہاں انعام بیشمار

موسیٰ کے ساتھ جمع تھے ہفتاد و چند تن
جن کی تھی آرزو "ارنا اللہ جہرۃ"

جب بیجاں ہوئے کہ برق تھی وہاں صاعقہ فگن
یاں لاکھوں مردے سوتے ہیں نہ دہ بیکفن

رحمت کے بردد بار کا کیوں حجر کرکے ہاؤ
ذو الفضل کا یہ فضل ہو "یؤتیہ من یشاء"

معراج ایک سمع ہے بے تجرید کے سوا
ہے فرض خلع نعل بسر وادی طوی

جس طرح ہاتھ جھاڑ کے وہ بے عصا ہوا
ایثار مال و جان سے جھجکنا ہے ناروا

جیبوں میں ہاتھ ڈالکے زر چندہ لائیے
بھر بھر کے مٹھیاں ید بیضا دکھائیے

ہوتی ہیں جب بلاغ کی خدا بھی حق شناس
احباب! چاہیئے تمہیں کس درجہ دین کا پاس

"فرعونی ساحروں پہ ذرا کیجئے قیاس
"لا ضیر" کہنے سے نہ تھا ان کو کچھ ہراس

کمزوریوں کا آپکے دل میں گذر نہ ہو
راہِ خدا میں کٹنے سے جلنے سے ڈر نہ ہو

فرعونی لشکروں کا تعاقب ہے قوم پر
طوفان موج خیز بلا جوش پر اُدھر

موسیٰ کا قلب چاہیئے یوشع کا ہو جگر
ہر ایک میں تو "فانفلق البحر" ہو مگر

تب جا کے قوم بحر مصائب کے پار ہو
دل ویسے لاؤ تاکہ وہی فضل شکار ہو

میداں میں ہوش کر دئیے ان ساحروں کے گم
جادو کے سانپ چھوڑ کے "القوا حبالہم"

توحید کے عصا سے کچل ڈالو سب کے تم
"فلیؤمنوا الکم" "ویدینوا بدینکم"

باطل پہ حق کا وار پہ ہو وار بے دہڑک
آثار کفر و شرک کے توحید سے ہوں حک

ہے تشنہ قوم یہ ضلالت میں ہیم جاں
پھوں خاک چھائیں دین ہو عجب چشمہ رواں

ضرب عصا سے "فانفجرت" کا لگے سماں
ہر ملک میں مشارب توحید ہوں عیاں

سب شیفتہ ہوں ملت احمدؐ کی چاٹ پر
تیرتھ نہائیں دین محمدؐ کے گھاٹ پر

زہر شکوک سے کچھ اُدھر مر رہی ہے قوم
گوشالہ کے سنگھان پہ سر دھر رہی ہے قوم

ذبح بقر کو مشتبہ اب کر رہی ہے قوم
"ان تذبحوا" کے امر سے پھر ڈر رہی ہے قوم

گائے کے ذبح میں تو ہے انساں کی زندگی
ثابت ہوئی بہوت قرآں کی زندگی

قرآں میں ذبح بقرہ اگر سرسری نہیں
کیوں سورہ بقرہ حجت پیغمبری نہیں

جب مسلموں میں عظمت دیں اک ذری نہیں
کیا یہ وہی "اضلہم السامری" نہیں

مسلم سے ہے شریعت اسلام پر جفا
موسیٰ کی طرح گر نہ ہو اس فتنہ پر خفا

اسلام امتنان الٰہی کا من ہی تھا
سلویٰ ہے تسلیہ کا منزل من السماء

پر قوم کا مذاق کچھ ایسا بگڑ گیا
تخلت کے بقل و فوم و عدس نے دیا مزا

افسوس قوم موسویوں کا نمونہ ہے
مستوجب عتاب "استبدلون" ہے

قارونیوں کو دولت و ثروت پہ ناز ہے
اغوا کا ان کے ہاتھ میں سب برگ و ساز ہے

ہمت نہ ہاریئے تو خدا کارساز ہے
مغرور پر دہانہ خسفنا کا باز ہے

ہو عزم موسوی تو عجب ہے بالیقین
سب اہل اغترار کو کھا جائیگی زمین

فرعون قتل موسیٰ پہ جب مستعد ہوا
مومن نے ٹوک کر وہیں نقشہ بدل دیا

ہمت کا ثمرہ عزم کا پھل نقد مل گیا
نوک زباں سے کام دم تیغ کا لیا

اب کیوں دلو نہ راہ نصیحت کا دا نہو
تبلیغ حق کی جبل متین کیوں رسا نہو

فرعون تخت شاہی پہ با صولت و حشم
دربار سلطنت میں بگڑ کر ہوا بہم

فرعونیت پہ غصہ ستم پر تھا استم
درباریوں کو رعب سے تھا اپنی جان کا غم

جوش بلاغ حق ہوا اک دلق پوش کو
ہمت سے جھٹ دبا ہی دیا اسکے جوش کو

گذرے ہیں گرچہ عہد بہت سے جہان میں
احمدؐ کا عہد سبت ہے دورِ زمان میں

آیات سبت آئی ہیں سب اسکی شان میں
مدح اسکی ہو زبان پہ قدر اسکی جان میں

غم جن کو "انما جعل السبت" کا نہیں
بندے نہیں ہیں بلکہ وہ بندر ہیں بالیقین

ہفتاد و دو فریق نے لنڈھائے ہیں خم کے خم
سب نے کیا ہے تیہ ضلالت میں راہ گم

(اجعل لنا الٰہاً (صنماً) کما لہم)
ہے سب کا حال و قال اب انکو بچاؤ تم

اختر اپنی دبزم صحابہ ربی صدی است
برما انا علیہ و اصحابی "احمدی است"

انگلستان میں تبلیغ اسلام

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر - ۲۸ نومبر ۱۹۲۲ء)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ووکنگ نے آخرش اپنا اصلی رنگ ظاہر کر دیا

خواجہ کمال الدین صاحب کی دورنگی اور مسیح موعود کے سلسلہ سے حقیقی ارتداد کو اسوقت تک چھپایا جاتا رہا۔ اور احمدیوں کو "احمدی بچے" اور مسیح پاک پر ایمان رکھنے کا دلاسا ایک طرف اور غیر احمدیوں کو "تیں احمدی نہیں" کا اصل جواب دوسری طرف دیا جاتا رہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آخرش پردہ فاش کر دیا۔ "بپر تمام کند" کے موافق خواجہ نذیر احمد خلف خواجہ نے جو باپ کی نسبت زیادہ صاف گو اور دلیر ہیں۔ پہلے خاکسار کو ایک مجمع میں قادیان کا نام لینے پر اسطرح کہا "میں اس گاؤں (قادیان) کی اس قدر (چٹکی بجا کر) بھی پروا نہیں کرتا۔ میں احمدی نہیں ہوں ... خواجہ صاحب شاید ہونگے" یہ نوجوان منافق نہیں صاف گو ہے اور باپ کی منافقانہ روش کے خلاف ہے۔ اس نے حقیقتاً اس امر کا اعلان کیا تھا۔ جو خواجہ ہے۔ اور اب تو ووکنگ کے آرگن اسلامک ریویو ماہ دسمبر میں صفائی کے ساتھ اعلان کر دیا گیا ہے کہ خواجہ کمال الدین حنفی المذہب ہے۔ اور نفاق کا پردہ اٹھا دیا گیا ہے۔ آہ! ناشکر گذار کافران نعمت! قادیان کی کاسہ لیسی۔ قادیان کا لٹریچر۔ قادیان سے حاصل کردہ فیوض۔ اور آخر شہ قادیانی ہونے سے انکار اور تمام جماعت کے [illegible] کا نام لیا جاتا ہے [illegible] اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۱۸ جنوری ۱۹۲۴ء

قادیان کے ہندوؤں کی فتنہ انگیزی

بیرونی ہندوؤں کی امداد سے

اگرچہ قادیان کے ہندو ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف شر انگیزی کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ سے ان کی فتنہ پردازیوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ بیرونی آریہ جو ان کی آڑ میں ہمارے خلاف کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اُن کی ہر طرح کی مدد اور تائید نے ان لوگوں کو فساد کرنے اور شرارت پھیلانے کی جرأت دلا دی ہے۔ پچھلے دنوں مذبح وغیرہ الزامات کی بناء پر ہندو اخبارات میں جو طوفان بے تمیزی برپا کیا گیا۔ اور جیسے جیسے غیر شریفانہ الفاظ امام جماعت احمدیہ اور احمدیوں کے متعلق شائع کئے گئے۔ اسکی وجہ بھی یہی تھی۔ اور اب جو شرارتیں کر رہے ہیں۔ وہ بھی اسی بناء پر ہیں۔ لیکن قبل اس کے کہ ہم ان کی تازہ فتنہ انگیزی کے متعلق کچھ لکھیں۔ جس بناء اور بھروسہ پر یہ خوفناک قسم کی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ان خفیہ اور درپردہ صلاح مشوروں پر اکتفا کرتے ہوئے جو بیرونی آریہ قادیان کے آریوں سے جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے کے لئے کرتے رہتے ہیں۔ ۵ جنوری ۱۹۲۴ء کے اخبار ملاپ میں لالہ ہنسراج صاحب نے ایک اپیل شائع کیا ہے۔ جسمیں تمام آریوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اشتعال دلاتے ہوئے قادیان میں اپنا زبردست اڈا قائم کرنے کی تحریک کی ہے چنانچہ لکھا ہے:۔

”قادیان موجودہ زمانہ کی مذہبی جدوجہد کی وجہ سے ایک تاریخی مقام بن چکا ہے۔ اور اس وقت یہ کشمکش ہو رہی ہے۔ کہ قادیان اور اس کے علاقہ کے ہندو اپنی ہستی قائم رکھ سکینگے یا نہیں۔ قادیان کے گرد و نواح میں اپنا پورا اثر اور دبدبہ پیدا کرنے کے لئے احمدی فرقہ نے ہر طرح کے سادھن اختیار کر رکھے ہیں۔ انہوں نے قادیان میں اپنا ایک ہائی سکول قائم کر رکھا ہے۔ جس میں پانچسو لڑکے پڑھتے ہیں۔ ایک کالج دینیات بھی قائم ہوا ہے۔ جہاں سے احمدی پرچارک نکالے جاتے ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے دو سکول احمدیوں نے جاری کئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح کوآپریٹو سٹور جاری کیا ہوا ہے۔ تاکہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کا کسی بھی پہلو سے محتاج نہ رہے۔ یہ تمام کوششیں کسی مقصد کے لئے ہو رہی ہیں۔ اور قادیان کے ہندوؤں نے اس مقصد کو اس وقت خوفناک صورت میں اپنے سامنے دیکھا۔ جب ۱۹۱۸ء میں دو سکھ جاٹ لڑکوں کو جو احمدی سکول میں پڑھتے تھے۔ احمدی بنا لیا گیا۔ اسوقت ہندوؤں نے محسوس کیا کہ انکی ہستی خطرہ میں ہے۔ لیکن قادیان کے مٹھی بھر ہندو اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہونے کے ناقابل ہیں۔ ان کو باہر کی [illegible] مدد کی ضرورت ہے۔ اور جو قادیان کے [illegible] وقت صورت [illegible] پیدا ہو گئی ہے۔ اس نے قادیان کے سوال کو ایک مقامی سوال نہیں رہنے دیا۔ بلکہ کل ہندو جاتی کے لئے ایک عام سوال بنا دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ قادیان کے ہندوؤں کو بے کسی کی حالت میں چھوڑ دیا جائے یا ان کے بچوں کی حفاظت کا کوئی انتظام کیا جائے۔ شاید کوئی بھی ہندو وہ دردناک نظارہ دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ جب ہماری غفلت اور لاپرواہی سے قادیان کے ہندو بالکل کمزور ہو جائیں۔ اور وہاں کا احمدی فرقہ ان کو کلیتہً نگل لے۔ لیکن اگر ایسا خطرہ ابھی سامنے بھی نہ ہو۔ تو بھی کیا یہ تمام ہندوؤں کا فرض نہیں۔ کہ جس طرح ہندوستان بھر کے احمدی قادیان میں اپنا روپیہ بھیجکر اس مرکز کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ اسی طرح ہندو بھی قادیان میں اپنی رکھشا کا کام کریں“

لالہ ہنسراج صاحب آریوں میں بہت بڑی شہرت اور خاص حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی طرف سے یہ اپیل جس رنگ میں کیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ صاف ہے کہ تمام آریہ اور ہندو ہر رنگ اور ہر طریق سے مرکز سلسلہ احمدیہ کے خلاف کارروائی شروع کر دیں۔ جس کے لئے محض جھوٹے حالات اور بناوٹی واقعات پیش کر کے اس قدر اہمیت دی جا رہی ہے تا اسے ہندو جاتی کے لئے عام سوال بنایا جا رہا ہے۔ اور ہندوؤں کی ہستی خطرہ میں دکھا کر مالی امداد کی تحریک کی جا رہی ہے۔ اس قدر مدد اور تائید کے حاصل ہوتے ہوئے اور اپنی پشت پر بیرونی ہندوؤں کو دیکھتے ہوئے قادیان کے ہندو اگر خواہ مخواہ فتنہ انگیزی کرتے اور احمدیوں کے منہ آتے ہیں۔ تو کوئی تعجب اور حیرانی کی بات نہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم خواہ کچھ کریں۔ یہ کہکر شور مچا سکتے ہیں کہ قادیان میں ہماری تعداد تھوڑی ہے۔ اسلئے ہم مظلوم ہیں۔ لیکن چونکہ بیرونی ذی اثر آریہ ہماری پشت پناہ ہیں۔ ہر قسم کی امداد دینے اور ہماری [illegible] کے لئے صرف اشارہ کے منتظر ہیں۔ ہر جگہ ان کو رسوخ حاصل ہے اسلئے ہمارا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے۔ یہی شہ اور یہی بڑھاوا ہے۔ جس نے قادیان کے ہندوؤں کو خطرناک امن شکن بنا دیا ہے۔ اور وہ نہایت دیدہ دلیری سے ایک طرف تو فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف شور و شر ڈالکر پبلک اور حکام پر اپنا مظلوم ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ بیرونی مدد اور بھروسہ پر وہ خود ظلم کرتے اور فساد اٹھاتے ہیں۔ اور ہم ہمیشہ سے ان کی زیادتیوں اور شرارتوں کو صبر اور تحمل سے برداشت کرتے رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان کی ضرر رسانیوں اور بدگوئیوں میں نہ صرف کمی نہیں ہوئی۔ بلکہ دن بدن

اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ ان کے لئے بیرونی اکساہٹ اور ہر قسم کی امداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو رہا ہے اور جب تک یہ لوگ بیرونی فتنہ پردازوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے رہیں گے۔ اس وقت تک قطعاً ناممکن ہے کہ شرارتوں سے باز آئیں۔

قادیان کے ہندوؤں کی شورش انگیزی کی اصل وجہ بتانے کے بعد ہم ان کی تازہ فتنہ انگیزی کی حقیقت ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔

چند دن ہوئے۔ آریہ اخبار "ملاپ" میں حسب ذیل مضمون سنسنی خیز سرخیوں کے ساتھ کسی بے نام و نشان شخص کی طرف سے شائع کیا گیا۔

"قادیان کے مرزائی قتل و خونریزی پر اتر آئے
ملتان کی طرح لوٹے جاؤ گے اور قتل کئے جاؤ گے
قادیان میں چار دن سے مکمل ہڑتال ہے
ہندو اپنے بال بچوں کو باہر بھیج رہے ہیں۔
(ایک غیر مرزائی نامہ نگار کے قلم سے)

۲۰ دسمبر قادیان۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی گدی اب امن عامہ کے لئے ایک خطرہ بننے لگی ہے۔ اس سے پہلے مرزائیوں یا احمدیوں کی شہ پر ایک احمدی بوچڑ قادیان کے پاس بوچڑ خانہ کھول لینے کی سخت کوشش کر رہا ہے۔ جس کی مخالفت ہندو مسلمان کر رہے ہیں دوسری طرف مرزائیوں یا احمدیوں نے ایک نیا جھگڑا شروع کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے آج چار دن سے قادیان میں مکمل ہڑتال ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ ایک متنازعہ جگہ پر مرزائی لوگ مٹی ڈلوا رہے تھے۔ اور اس کے متعلق پبلک کی طرف سے پنڈت دولت رام صاحب جج کی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے اور امتناعی حکم بھی نکلا ہوا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ شہر کے دو آدمیوں نے متنازعہ جگہ پر جاکر مرزائیوں کو مٹی ڈلوانے سے روکا۔ اور میاں بشیر الدین محمود احمد گدی نشین کا مختار عام شیخ نور احمد وہاں موجود تھا اور اس کے ہمراہ چند آدمی ان کی جماعت کے بھی کھڑے تھے۔ انہوں نے روکنے والوں کو پیٹنا شروع کر دیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ نور احمد مختار عام کے ہاتھ کھڑا کرنے پر ایک گروہ پنجابی مرزائیوں اور پٹھانوں کا جن کی تعداد قریباً سو ڈیڑھ سو کے تھی۔ لاٹھیوں سے مسلح متنازعہ جگہ کی طرف دوڑے آئے۔ ان کو دیکھ کر روکنے والے دونوں شخص جان بچاکر قریب ہی ایک مکان میں گھس گئے۔ اور پھر وہ گروہ بازار کی جانب چلا یا بازار میں جاکر ان پٹھانوں نے غیر مرزائیوں کو گندی گالیاں سنانی شروع کر دیں۔ اور نعرے لگانے لگے۔ کہ حضرت صاحب کا حکم بجا لاؤ۔ قادیان کے غیر مرزائیوں نے مارے ڈر کے فوراً دکانیں بند کر دیں۔ اور شہر میں سنسنی پھیل گئی۔ ہندو اپنے بال بچوں کو ڈر کے مارے باہر بھیج رہے ہیں۔ غیر احمدیوں کی حالت اسوقت نازک ہے۔ اور وہ گھبرا رہے ہیں۔ کیونکہ بتلایا جاتا ہے کہ اس سے چند دن پہلے مرزائیوں کی طرف سے ایک ذمہ دار شخص نے لالہ بڈھامل صاحب رئیس کو ایک زبانی پیغام دیا۔ کہ اگر شمال کی جانب شمشان بھومی کی طرف دھیان دیا۔ تو ملتان کی طرح لوٹے جاؤ گے۔ اور قتل کر دئے جاؤ گے۔ اور ۱۲/۱۸ سے کل کاروبار بند ہیں اس معاملہ کی ڈپٹی کمشنر بہادر سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس گورداسپور کو بذریعہ تار اطلاع دیدی ہے ۱۲/۱۹ کو تحصیلدار صاحب بٹالہ موقعہ دیکھنے کے لئے قادیان تشریف لائے اور فریقین کے بیانات قلمبند کر کے لے گئے۔ بازار ابھی تک بند ہے یہاں ہندو مسلم کوئی سوال نہیں۔ بلکہ مرزائی غیر احمدیوں کو تباہ کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔"

یہ خبر اگرچہ مضمون سرتاپا بالکل غلط اور جھوٹ سے پر ہے اور جتنی باتیں اس میں ہمارے خلاف بیان کی گئی ہیں ان میں ایک ذرہ بھی سچائی نہیں۔ چنانچہ

(۱) یہ بالکل غلط ہے کہ کسی "متنازعہ جگہ پر مرزائی لوگ مٹی ڈلوا رہے تھے" اس زمین کے متعلق نہ کوئی تنازع ہے اور نہ کوئی جھگڑا ہے

(۲) یہ بھی غلط ہے کہ "پنڈت دولت رام صاحب جج کی عدالت میں زمین کے اس نمبر کے متعلق مقدمہ چل رہا ہے اور امتناعی حکم بھی نکلا ہوا ہے۔" نہ کوئی مقدمہ چل رہا ہے اور نہ امتناعی حکم نکلا ہوا ہے۔

(۳) یہ بھی غلط ہے کہ کسی نے .... ہندوؤں کو پیٹا [illegible] تک نہیں لگایا گیا اور نہ کسی کو کسی سے معمولی خراش آئی ہو

(۴) اسی طرح یہ بھی جھوٹ ہے کہ کسی نے ہاتھ کھڑا کیا اور پنجابی مرزائیوں اور پٹھانوں کا ایک گروہ جو ڈیڑھ سو کی تعداد میں جمع ہو گیا پھر یہ گروہ بازار کی طرف گیا اور جاکر غیر مرزائیوں کو گندی گالیاں دیں اور نعرے لگانے لگے کہ حضرت صاحب کا حکم بجا لاؤ

(۵) یہ بھی بالکل غلط ہے کہ کسی ذمہ دار شخص نے لالہ بڈھامل کو کہا تھا۔ کہ تم ملتان کی طرح لوٹے جاؤ گے اور قتل کر دئے جاؤ گے۔

جس واقعہ کے متعلق اسقدر شور و شر ڈالا گیا۔ اور اسقدر جھوٹ بولا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک ملازم حضرت مرزا صاحب ایدہ اللہ کی درخواست پر جو احمدی نہیں ہے۔ مختار عام نے اسے ۵ مرلہ اپنی ملکیتی زمین مکان بنانے کے لئے دی۔ اس زمین پر وہ پہلے سے اپنے مویشی باندھا کرتا تھا۔ لیکن جب اس مزارعہ نے مکان تعمیر کرنا شروع کیا۔ تو ہندوؤں نے آکر اسے زبردستی روکا۔ مکان کی دیوار گرا دی۔ اس کو اور اسکی بیوی کو زخمی کیا۔ اور اپنے اس کارنامہ پر فتحمندی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ مگر جب ان کا جوش و خروش ٹھنڈا ہوا۔ اور اپنی حرکت کا خیال آیا۔ تو یہ سمجھ کر کہ زخم خوردہ شخص ان پر استغاثہ دائر کرے گا۔ ہڑتال کر دی۔ اور جھوٹے مضامین آریہ اخباروں میں بھیج دئے۔ جو ہر وقت انکی اشاعت کے لئے منتظر بیٹھے رہتے ہیں۔

آریوں کے اس شور و شر اور حکام کو تاریں دینے پر پولیس اور نائب تحصیلدار صاحب نے تحقیقات کی معلوم ہوتا ہے ان جھوٹے خطرات کا جو آریوں نے بیان کئے ان کو کوئی نام و نشان نہ ملا۔ یہی وجہ ہوئی کہ کوئی خاص افسر آریوں کی ہڑتال کھلوانے کے لئے نہ آیا۔ آخر تین دن کے بعد نائب تحصیلدار صاحب کے کہنے پر جس کا آریہ بڑی بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ دکانیں کھولیں۔ اور اس طرح انکی ہڑتال ختم ہوئی۔ اب ان ہندوؤں پر اس شخص نے جس کو انہوں نے مارا اور جسکی بیوی کو زخمی کیا۔ مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔

یہ ہے اصل معاملہ جس کو کچھ کا کچھ بنا کر آریوں نے شور و شر برپا کیا۔ اور جھوٹی اور غلط خبریں اخبارات میں چھپوائیں اس قسم کی چالیں اور شرارتیں محض اس لئے کی جا رہی ہیں کہ بیرونی آریہ قادیان میں اپنا اڈا جما کر فتنہ و فساد کی مستقل بنیاد ڈالیں

اور ہماری جماعت کے امن و آرام میں رخنہ اندازی کریں ۔ اس کے متعلق ہم ذمہ دار حکام کو کہہ دینا چاہتے ہیں کہ ان آئے دن کی فتنہ انگیزیوں کے ذمہ وار گو قادیان کے ہندو بھی ہیں ۔ لیکن ان سے زیادہ وہ ہیں ۔ جو ان کے پردہ میں کام کر رہے ہیں ۔ جو مقامی معاملات کو ہندو مسلمانوں کا سوال بنا کر اور ہندوؤں کی ہستی کو خطرہ میں بتا کر تمام ہندوؤں کی متفقہ طاقت اور مالی امداد اکٹھی کر رہے ہیں ۔ جب تک ایسے لوگوں کی پشت و پناہ ان کے ہمنواؤں کو حاصل ہے ۔ اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتی ۔ کہ یہ فتنہ انگیزیوں سے باز آئیں ۔ کیونکہ حرکات کرتے ہیں ۔ بیرونی لوگوں کے تار ہلانے پر کرتے ہیں ۔ لیکن باوجود اس کے ہمارے دل میں ان کے متعلق کوئی دشمنی اور عداوت نہیں ۔ ان میں سے جو لوگ اب مختلف قسم کے فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ گر ہیں اور ہم ہر وقت ان سے ہمسائگی کا سلوک کرنے کیلئے تیار ہیں ۔

اشاعت مذہب اور ہندو مسلم لیڈر

حال میں ہمیں ۱۹۲۳ء کا ایک کیلنڈر دیکھنے کا اتفاق ہوا ۔ جو لاہور کے ایک کتب فروش نے شائع کیا ہے ۔ اس میں ہندو مسلمان اور سکھ لیڈروں کی تصویریں دی گئی ہیں ۔ اور لیڈروں کی تو علیحدہ علیحدہ تصویریں ہیں ۔ لیکن علی برادران کی تصویر اس طرح ہے کہ ایک طرف مسٹر شوکت علی صاحب خلافت کا جھولا گلے میں ڈالے بیٹھے ہیں ۔ اور دوسری طرف مسٹر محمد علی صاحب ان دونوں کے درمیان "جگت گرو شنکر اچاریہ" صاحب رونق افروز ہیں ۔ اور ان کے پاؤں میں ڈاکٹر کچلو صاحب مسٹر محمد علی صاحب کا سہارا لئے بیٹھے ہیں ۔

اس نظارہ کا ذکر یہ بتانے کیلئے کیا گیا ہے ۔ کہ شنکر اچاریہ صاحب جن سے مسلمانوں کے چوٹی کے لیڈر اپنی محبت اور اخلاص کا اسی طرح اظہار کر رہے ہیں ۔ وہ بھی اپنے مذہب کی اشاعت اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں ۔ چنانچہ الہ پور کا ۱۰ ستمبر کا حسب ذیل تار ہندو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے ۔

"دو ہندو مسمیاں سردوتی گنپنی اور شنگو ندجو کہ عرصہ دراز سے بالترتیب مسلمان لال بی بی اور عیسائی بنائے گئے تھے ۔ جگت گورو شری شنکر اچاریہ کے ہاتھوں باقاعدہ طور پر تمام مذہبی رسومات کے ادا کئے جانے کے بعد پھر سے ہندو دھرم میں شامل کئے گئے ۔ جگت گورو نے ایک نہایت موثر تقریر کی ۔ جس میں آپ نے شدھی اور مذہبی آزادی دئے جانے کی ضروریات کو واضح کیا ۔"

اس بارے میں ہمیں شنکر اچاریہ صاحب کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ جس مذہب کو سچا سمجھتا ہے ۔ اس کی اشاعت کی کوشش کرے ۔ لیکن ہم مسلمان لیڈروں سے یہ ضرور دریافت کرینگے ۔ کہ کیا انہیں بھی اشاعت اسلام کا کبھی خیال آیا ۔ اور انہوں نے بھی کبھی کسی گم گشتہ راہ کو صراط مستقیم دکھانے کی کوشش کی ۔ کس قدر افسوس اور رنج کا مقام ہے ۔ کہ ہندوؤں میں تو مالویہ اور مہاشہ شردھانند صاحب جیسے لیڈر تبلیغ و شدھی میں مشغول ہوں ۔ اور علی برادران کے محبوب شنکر اچاریہ صاحب اپنے ہاتھوں عرصہ دراز سے مسلمان شدہ کو ہندو بنائیں ۔ لیکن مسلمان لیڈر اشاعت اسلام کا نام لینا بھی پسند نہ کریں ۔ اور خود کسی کو مسلمان بنانا گناہ سمجھیں ۔ اس کی وجہ کیا ہے یہی کہ مسلمان لیڈر خدا کی بجائے ہندوؤں کو اپنا حاجت روا سمجھ رہے ہیں ۔ اور خدا کی ناراضی اور نافرمانی کے مقابلہ میں ہندوؤں کی ناراضی اور خفگی کو زیادہ گراں سمجھتے ہیں ۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ہندوؤں کے پنڈت سولجی اور گرد مسلمانوں کو مرتد کر کے ہندو بنا رہے ہیں لیکن ان میں یہ جرأت نہیں ہے ۔ کہ خود اشاعت اسلام کیلئے کھڑے ہوں ۔ اور نہ صرف مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچائیں بلکہ ہندوؤں کو اسلام کے جھنڈے تلے لائیں ۔ کیونکہ وہ ڈرتے ہیں ۔ کہ اس سے ہندو ناراض ہو جائینگے ۔ لیکن کیا کسی مومن اور مسلمان کی یہی شان ہونی چاہئے ۔ کہ وہ عبید الطاغوت سے اس طرح ڈرے اور خوف کھائے ۔ خواہ کوئی برا ہی منائے ۔ ہم اس حق و صداقت کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتے کہ اگر مسلمان لیڈر خدا تعالیٰ کو اپنا کارساز سمجھتے اور اسلام کو تمام ترقیوں کا ذریعہ خیال کرتے ۔ تو کسی کی ناراضی کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا سارا زور اور پوری قوت اشاعت اسلام میں صرف کر دیتے ۔ کیونکہ مومن کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد اور مدعا یہی ہے ۔ لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے متاع دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ۔ اور نام نہاد سوراج کے لئے مذہب پس پشت ڈال دیا ۔ لیکن یاد رہے یہ کامیابی کا نہیں بلکہ تباہی کا ۔ اور کامرانی کا نہیں ۔ بلکہ بربادی کا رستہ ہے ۔ اس پر چل کر مسلمانوں کو کبھی عزت و عظمت حاصل نہیں ہو سکتی ۔

اخبار ریاست کی درشتی اور بدکلامی

آج کل اخبار ریاست اپنی بدزبانی اور بیہودہ سرائی کا سارا ذخیرہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف صرف کر رہا ہے ۔ تاکہ ان مولویوں اور ملانوں کی امداد و ہمدردی حاصل کرے جن کے دل احمدی مبلغین کے ملکانہ ارتداد کے کارناموں سے جل کر کباب ہو رہے ہیں ۔ اخبار مذکور ہمارے متعلق جس تہذیب و شرافت سے کام لے رہا ہے اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ فتح گڑھ کا ایک تار جو اخبار "کیسری" (۱۲ ستمبر) میں "قادیانیوں کے ایک برقی پیغام کی تردید" کے عنوان سے شائع ہوا ہے ۔ وہی تار اخبار "ریاست" (۱۷ ستمبر) میں حسب ذیل تین عنوانوں سے شائع کیا گیا ہے ۔

"قادیانیوں کا دروغ بے فروغ"

"کسی مسلمان نے قادیانیوں پر حملہ نہیں کیا"

"قادیانی دجالوں کے مکر و فریب"

تار کے مضمون کے متعلق تو سوائے اس کے کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں ۔ کہ جو لوگ انسانیت کو چھوڑ کر درندگی پر اتر سکتے ہیں ۔ ان کیلئے دروغ بیانی کونسی بڑی بات ہے ۔ لیکن اس دروغ بیانی کو شائع کرتے ہوئے اخبار "ریاست" نے جس گندہ دہنی کا ثبوت دیا ہے اس کے متعلق ہم یہ کہہ دینا چاہتے ہیں ۔ کہ اگر حق کا مقابلہ وہ ایسے ناپاک ہتھیاروں سے کرنا چاہتا ہے ۔ تو کر کے دیکھ لے ۔ ہمارے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ۔ اس جیسے حق کے مخالف بیسیوں گذر چکے ہیں جس طرح ان کی نامرادی سلسلہ حقہ کی صداقت کی روشن دلیل ہے ۔ اسی طرح اس کا بھی حال ہو گا ۔ اور اسے معلوم ہو جائیگا ۔ کہ سلسلہ احمدیہ وہ چٹان ہے جس سے ٹکرانے والا اسکو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔ بلکہ خود پاش پاش ہو جاتا ہے ۔ باوجود اس کے ہماری خواہش ہے کہ ہمارا ہمعصر اپنا اس رویہ کو چھوڑ دے اختلاف عقائد اور بات ہے لیکن سب و شتم کوئی پسندیدہ فعل نہیں ۔ اختلافی مسائل پر مہذبانہ طریق سے جتانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

محبت اور جبر کی حکومتیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۱۲ر جنوری ۱۹۲۴ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دو قسم کی حکومتیں

آج نماز کے وقت میں دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے میں مختصراً بعض باتیں بیان کرتا ہوں۔ حکومتیں دنیا میں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک حکومت محبت کے ذریعہ سے اور ایک جبر کے ذریعہ سے قائم ہوتی ہے۔ جو حکومت جبر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ وہ ظاہری حکومت ہے۔ اور جو حکومت محبت سے قائم ہوتی ہے وہ خدا کی حکومت ہے۔

جزا و سزا کی تعلیم

لوگ کہتے ہیں۔ اصل تعلیم وہ ہے جو دل سے قبول ہو۔ نہ کہ خوف سے اور اسی وجہ سے وہ اس تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے جزا اور سزا لالچ اور خوف دلانے کیلئے رکھی ہے گو ہم اس کے جواب میں یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ معترضین کے مذاہب میں بھی یہ باتیں ہیں۔ اس لئے یہ اعتراض لغو ہے۔ بہت ہیں جو دوسرے پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ کہ یہ بات ہمارے مذہب میں بھی پائی جاتی ہے۔ تو یہ اعتراض باطل ہے۔ کیونکہ دیگر مذاہب میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ لیکن ایسا نہ ہوتا۔ تو بھی ہمیں اسلام کی حالت قابل ندامت نظر نہ آتی۔ اگر دوسرے مذاہب میں یہ بات نہ ہوتی۔ تو اسلام اور روشن نظر آتا۔ کہ جو بات کسی مذہب نے پیش نہیں کی تھی۔ وہ اس نے پیش کی ہے۔

قبول مذہب کی وجہ

ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ مذہب کو جنت اور دوزخ کے خیال سے قبول نہیں کرتے۔ بلکہ مذہب کو اس کی صداقت کے خیال سے قبول کرتے ہیں۔ کیا کبھی کسی شخص نے ہندو مذہب اس لئے ترک کیا ہے کہ اس میں چھوٹے چھوٹے گناہوں کی سزا ملتی ہے۔ یا کبھی عیسائیت سے لوگ اس لئے دست بردار ہوئے ہیں کہ اس میں جہنم کا بہت بھیانک نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ ایک شخص اگر ساری عمر بدی کرتا رہے اور مرتے ہوئے کوئی تالاب یا کوئی اور رفاہ عام کا کام کر دے تو اس کے اس فعل سے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور حضرت مسیح پر کوئی شخص اس لئے ایمان نہیں لاتا کہ ان کو ماننے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں کوئی شخص کھڑا ہو کر کہے کہ یہ مسیحیت کی تعلیم کے لالچ کا اثر ہے تو اس کو کہا جائیگا کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے کیونکہ کوئی عیسائی کوئی ہندو اور کوئی اور مذہب والا لالچ اور خوف کے سبب سے ان مذاہب کو قبول نہیں کرتا۔ کیونکہ مرنے کے بعد دوزخ اور جنت کا لالچ دنیا میں موجب اعمال نہیں ہوتا۔ اور محض لوگ اس خیال سے کہ ہمیں دوزخ یا جنت میں جانا ہوگا۔ نیک نہیں ہو جاتے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس بات کا اثر نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ باتیں مذہب کی قبولیت کا ابتدائی ذریعہ نہیں ہیں۔ مذہب قبول ہونے کیلئے پہلا ذریعہ یہ ہے کہ خدا ہے۔ اور ہمیں اس سے تعلق پیدا کرنا ہے محض لالچ اور خوف سے لوگ نیک اعمال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

اعمال پر یقین کا اثر

دیکھو ایک شخص جو جنات کے وجود کا قائل نہیں اسکو اگر کہا جائے کہ تم اس رستہ نہ جاؤ۔ وہاں جن رہتا ہے۔ جس کے دس سر ہیں۔ اور پچاس ہاتھ ہیں۔ اور انگاروں سی آنکھیں ہیں۔ تو وہ اس سے کچھ بھی خوف زدہ نہ ہوگا مگر برخلاف اس کے جو شخص جنات کا قائل ہو۔ اس کو اگر دس سر کی بجائے دو سر اور پچاس کی بجائے پانچ ہاتھ بتاؤ تو بھی خوف زدہ ہو جائیگا۔

پس مسلمانوں میں گو دوسرے مذاہب کی دیکھا دیکھی جو جہنم کے متعلق یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جہنم کی سزا ابدی ہوگی۔ اور اس سے کبھی نجات نہ ہوگی۔ حالانکہ قرآن اور حدیث میں اس تعلیم کا کچھ بھی اثر نہیں باوجود اس کے اس جہنم اور اس نقشہ کی بہشت کا جو مسلمان واعظ پیش کیا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے اعمال پر کچھ بھی اثر نہیں۔ کیونکہ خالی خیال سے اعمال پر اثر نہیں ہو سکتا۔ جب تک خیال وثوق سے نہ بدل جائے۔ اور جب وثوق پیدا ہوتا ہے تو عمل کرنے والے۔ لالچ اور خوف سے نہیں بلکہ یہ کہا جائیگا کہ اعمال یقین سے کرتے ہیں۔

خدا کی اطاعت کی وجہ محبت ہے

پس خدا کی اطاعت محبت سے ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا نے سزا کو پوشیدہ رکھا ہے۔ لیکن جس کی غرض ڈرا کر کوئی کام کرانا ہو۔ وہ سزا کو پوشیدہ نہیں رکھتا۔ بلکہ ظاہر میں دیتا ہے۔ خدا کا جنت اور دوزخ کو پوشیدہ کرنا اس لئے نہیں کہ وہ چاہتا ہے کہ اس سے لوگ ادھر آئیں۔ بلکہ اس لئے کیا ہے کہ لوگوں میں تقدس پیدا ہو۔

پس آسمانی حکومتیں محبت سے پیدا ہوتی ہیں۔

خدا کے مظاہر یعنی انبیاء اور ان کے مظاہر یعنی خلفاء اور مجددین کی حکومت کا تعلق محبت سے ہوتا ہے۔ پھر یہ اعمال سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور جو شخص اعمال میں تلوار کے خوف کو ڈھونڈتا ہے وہ خدائی حکومت سے بے خبر ہے۔ کیونکہ تلوار سے ماننا خدا کی حکومت میں نہیں۔ خدا کی تلوار چلتی ہے۔ مگر وہ مخفی تلوار ہے۔ جس کا ظاہر سے تعلق نہیں۔ خدا کی تلوار پوشیدہ ہے۔

انبیا کو محبت سے قبول کیا جاتا ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو لوگ محبت سے مانتے ہیں۔ جبر سے نہیں۔ مثلاً حضرت ابوبکر صدیق نے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کیا۔ تو انہوں نے محبت سے مانا۔ کسی لالچ یا تلوار کے خوف کا اس میں دخل نہ تھا۔ وہ صداقت کی محبت تھی۔ جس نے حضرت ابوبکر کو کھینچ لیا۔ اس کے مقابلہ میں ابوجہل نے انکار کیا۔ اس کے سامنے کوئی خوف اور لالچ نہ کام کرتا تھا۔

بلکہ وہ سمجھتا تھا کہ میں نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسل ڈالوں گا۔ اور مسلمانوں پر جو سختیاں ہوتی تھیں۔ وہ اسکے ارادہ کی گواہ ہیں۔

انبیاء کے ساتھ دوزخ اور بہشت

پس خدا اور اسکے نبیوں کے انکار کی جزا اور سزا پوشیدہ ہے۔ انکی مخالفت میں جو دکھ اور ماننے سے انعام ہو سکتا ہے۔ یہ دونوں پوشیدہ ہیں۔ اور سچی بات یہ ہے۔ کہ جس وقت انبیاء آتے ہیں۔ ان کے ساتھ دوزخ اور بہشت ہوتے ہیں۔ وہ دوزخ اور بہشت ان کا انکار اور ماننا ہوتا ہے۔ اس کی جو تکلیف اور راحت ہے۔ وہ پوشیدہ ہے۔ دنیا کے دانا ناممکن سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے انکار سے ہمیں کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اور یا ان کے ماننے سے کوئی انعام مل سکتا ہے۔

انبیاء سے تعلق

پس خدا کی طرف سے انبیاء کی جنت اور جہنم پوشیدہ کی جاتی ہیں۔ اسلئے ان سے جو تعلق ہوتا ہے۔ وہ محض محبت کی بناء پر ہوتا ہے۔ اور انبیاء کے جو قائمقام ہوتے ہیں۔ ان کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔

انبیاء کی تلوار

بے شک کوئی کہہ سکتا ہے۔ انبیاء کے پاس بھی تو تلوار ہوتی ہے۔ حضرت داؤدؑ کے پاس تلوار تھی۔ حضرت سلیمانؑ کے پاس تلوار تھی۔ بیشک بعض انبیاء کے پاس تلوار تھی۔ لیکن اس کا تعلق امور سیاسیہ سے تھا۔ نہ کہ امور ایمانیہ اور روحانیہ سے۔ یہ انبیاء بادشاہ بھی تھے اور ان کو بادشاہت مجبور کرتی تھی۔ کہ تلوار سے بھی کام لیں۔ کیونکہ ان کو قیام امن کے لئے دنیاوی سزائیں دینی پڑتی تھیں۔ مثلاً ایک شخص چوری کرتا ہے اسکی سزا ہماری شریعت نے قطع ید رکھی ہے اس جرم کے مجرم کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کی وجہ سے تلوار سے کام لیا گیا ہو۔ پس اگر تلوار دی گئی۔ تو اس کا استعمال سیاسی اور انتظامی امور کے متعلق ہوتا تھا۔

شریعت نے جو بھی سزائیں مقرر کی ہیں۔ وہ امور سیاسی اور حکومت کے متعلق ہیں۔ لیکن دین کا تعلق محض محبت اور تقدیس سے ہے۔ دیکھو باوجود بادشاہت کے امور روحانیہ کے لئے تلوار کبھی استعمال نہیں ہوئی۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ تلوار دین سے نہیں بلکہ سیاست سے تعلق رکھتی ہے۔

دین میں جبر کا انتظار غلطی ہے۔

تو اللہ کی حکومتیں جو روحانی امور کے متعلق نظر آتی ہیں ان کی بناء جبر نہیں۔ محبت ہوتی ہے۔ اور سیاسی حکومتیں جبر سے کی جاتی ہیں۔ دینی اور دنیاوی حکومتوں میں یہ نمایاں فرق محبت اور عدم محبت کا ہے۔ پس اس امتیاز کو جو دینی حکومت محبت کی صورت میں رکھتی ہے۔ نظر انداز کرتے ہوئے اس بارے میں بھی جبر کا منتظر رہنا حد درجہ کی غلطی اور ایک دھوکا ہے۔ اس میں جو مبتلا ہو۔ وہ خدا کی حکومت کو نہیں سمجھتا۔ جو محبت سے قائم ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ منتظر ہے کہ خدا کی رضاء حاصل کرنے کے لئے اسپر جبر ہو۔ مگر ایسے شخص کی اطاعت کسی کام کی نہیں خدا کے نبیوں کے انکار کی سزا تلوار نہیں۔ ان دنیاوی حکومتوں میں بغاوت کی سزا تلوار ہے۔

محبت اور تقدیس

پس مذہب سزا سے نہیں محبت اور تقدیس سے قائم ہوتا ہے۔ محبت وہ پیار جو محبت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور تقدیس وہ لگاؤ جو ایک دوسرے سے ہوتا ہے۔ جب تک کسی میں یہ تڑپ اور یہ لگاؤ نہ ہو اسکی دین کی اطاعت قابل قبول نہیں ہوتی۔ تقدیس تقدیس کو کھینچتی ہے۔ کوئی شخص کسی کا دوست لگاؤ کے بعد ہوتا ہے اور اسکی محبت میں لگاؤ ہی سے ترقی ہوتی ہے۔ جب انسان اپنے اندر خدا سے محبت اور لگاؤ محسوس کرتا ہے تو خدا کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ اور یہی تقدیس ہوتی ہے۔

خدا کی محبت

خدا کے معاملات میں کوئی تبھی راستباز سمجھا جا سکتا ہے۔ اور اس کا خدا سے محبت کرنے کا دعویٰ تبھی خوش کن ہو سکتا ہے کہ خدا اور اسکے رسول اور اسکے خلفاء کی اطاعت ذاتی تقدیس سے کی جائے۔ انسان کی ذات محدود ہے۔ اور خدا کی ذات غیر محدود۔ جب تک تقدیس نہ ہو۔ تعلق نہیں ہو سکتا۔ اور رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ جس کے دل میں بشاشت ایمان داخل ہو جائے وہ کسی بھی طرح حق سے نہیں پھرتا۔ مگر بہت سے لوگ ایسے غافل ہیں۔ جو اس شیرینی کو چکھ نہیں سکتے۔ دینی حکومت میں جو سزائیں ہوتی ہیں۔ انہیں انتقام نہیں ہوتا اسلئے جو لوگ اس امر کے منتظر رہتے ہیں کہ فلاں کام نہ کرنے پر ہمیں کیا سزا مل سکتی ہے۔ اور ہمارا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے وہ روحانی محبت سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اور ان کے ایمان میں نقص ہوتا ہے۔ میں اس بات کو زیادہ تفصیل سے نہیں بیان کر سکتا۔ کیونکہ پہلے بھی میں اس سے زیادہ کہہ چکا ہوں۔ جتنا بولنا مدنظر تھا۔ اور عقلمند کے لئے تو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے۔ تا مذہب کی حقیقت کو آپ لوگ سمجھیں۔ اور جان لیں کہ وہ آپ سے کیا چاہتا ہے۔ اور نقلی بحثوں میں نہ پڑیں۔ تاکہ ایمان دل میں داخل ہو۔

تین جنازے

جب دوسرے خطبے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو فرمایا۔ آج میں تین وفات یافتہ کے جنازے پڑھوں گا۔

(۱) محمد حسین صاحب [illegible] الدار کا جنازہ جو ایک زمانہ میں مدرسہ احمدیہ میں بھی پڑھتے تھے۔ وہ ایسی جگہ فوت ہوئے ہیں جہاں اور کوئی شخص ان کا جنازہ پڑھنے والا نہ تھا۔

دوسرا جنازہ سید بشارت احمد صاحب کی والدہ کا ہے جن کی نیکی اور تقویٰ کا اثر باوجود اسکے کہ وہ ایک نواب خاندان سے تھیں۔ سب خاندان پر تھا۔ اور انہوں نے ان کے مقابلہ میں احمدیت کا وقار قائم رکھا۔ اور وہ بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوئیں۔

تیسرا جنازہ ہمارے ایک بھائی احمدؐ کا ہے جو [illegible] مالابار میں تھے۔ ان کے بھائی محمدؐ کئی دفعہ قادیان آئے ہیں۔ وہ بھی آئے تھے۔ نیک آدمی تھے وہاں ان کا جنازہ پڑھنے والی جماعت معقول تعداد میں نہ تھی۔ سب لوگ ان کا جنازہ پڑھیں۔ اور دعا کریں۔

ایک مکمل لائبریری کی ضرورت

احباب سلسلہ سے درخواست

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ العزیز بنصرہٖ نے تالیف و تصنیف کا صیغہ الگ قائم فرما کر ہدایت دی ہے کہ اس صیغہ کے اور کاموں میں سے ایک کام یہ ہوگا کہ ضروریات سلسلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مکمل لائبریری مہیا کرے۔ جس میں

(ا) تمام کتب سلسلہ و اخبارات و رسائل و اشتہارات کی ایک ایک یا ایک سے زیادہ جلدیں موجود رہیں ؛

(ب) تمام ایسی کتب و رسالجات یا تحریرات جو سلسلہ کی طرف منسوب ہونے والے لوگوں کی طرف سے جو سلسلہ احمدیہ کے نظام وحدت میں شریک نہ ہوں۔ شائع ہوں۔ ان کی ایک ایک یا ایک سے زیادہ جلدیں مہیا رہیں ؛

(ج) تمام ایسی کتب یا رسالجات یا تحریرات جو سلسلہ احمدیہ کے خلاف مخالفوں کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں یا ہوتی رہتی ہیں یا آیندہ ہوں یا لکھی گئی ہیں۔ اسمیں موجود رکھی جائیں۔ اور اسی طرح تمام وہ تحریرات جو گالیوں اور سب و شتم سے پر ہیں یا کفر کے فتوے خصوصاً وہ جن کا ذکر یا جن کی طرف اشارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں آگیا ہے

(د) تمام وہ کتب جو دین اسلام کی تائید کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ خواہ وہ بلا واسطہ جیسے تفاسیر و کتب حدیث و کتب فقہ و کتب تاریخ اسلام و کتب کلام و تصوف وغیرہ وغیرہ خواہ بالواسطہ جیسے کتب لغت و کتب صرف و نحو و بلاغت و ادب وغیرہ وغیرہ اس میں موجود رکھی جائیں ؛

(ھ) تمام ایسی کتب جو مذاہب عالم کی آسمانی سمجھی جاتی ہیں۔ یا جن پر ان کے مذاہب کا دار و مدار ہے۔ یا تمام ضروری کتب جو ان کی تائید میں لکھی گئی ہیں یا ضروری تاریخیں جو ان مذاہب کے متعلق یا ان کے بانیوں یا اکابر کے متعلق یا انکے مختلف فرقوں کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ اس میں جمع رکھی جائیں ؛

(و) تمام مشہور یا فتنہ انگیز کتب جو اسلام کے خلاف لکھی گئی ہیں۔ اس میں جمع کی جائیں۔ اور اسی طرح وہ گالیوں کی کتب جو بعثت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب زمانہ میں یا اسکے بعد لکھی گئی ہیں ؛

(ز) تمام مشہور یا مفید کتب جو مختلف مذاہب کے خلاف خواہ دوسرے مذاہب کی طرف سے خواہ آپس میں مختلف فرقوں کی طرف سے لکھی گئی ہوں

(ح) تمام ضروری کتب جو خواہ کسی علم کے متعلق ہی کیوں نہ ہوں۔ جو خواہ قدیم ہوں یا جدید۔ ہمارے نزدیک صحیح ہوں یا غلط۔

(ط) مختلف زبانوں خصوصاً ایسی زبانوں کی جن کا تعلق کسی مذہب کی اصولی کتب سے ہو مختلف لغت کی کتابیں جمع کی جائیں۔ اور اسی طرح اور ایسی کتب جن سے ان زبانوں کے سیکھنے میں آسانی پیدا ہو ؛

(ی) تمام ایسی کتب یا تحریرات مطبوعہ یا غیر مطبوعہ جمع رکھی جائیں۔ جو سلسلہ احمدیہ کی تاریخ اور اس کی ہر نوع کی ترقی کی رفتار پر دلالت کرتی ہوں ؛

چونکہ ایسی مکمل لائبریری کے مہیا کرنے کے لئے ہزارہا روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور فنڈ اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ کہ کوئی بڑی رقم اس غرض کے لئے فوراً خرچ کی جائے۔ اس لئے میں احباب سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ جن دوستوں کے پاس ایسی کتابیں یا رسائل یا اشتہارات ہوں جن کی تفصیل اوپر دی گئی ہے۔ وہ صیغہ تالیف و اشاعت کو بطور عطیہ کے عطا فرما کر ثواب حاصل کریں۔ یہ بھی سلسلہ کی ایسی ہی امداد ہوگی جیسی کہ روپیہ کی امداد۔ پس احباب ضرور اس طرف توجہ فرماویں۔ یہ کیا ہی مبارک زمانہ ہے جس میں انسان ہر طرح اسلام کی خدمت کر کے فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے۔ اگر پہلے آپ صاحبان روپیہ دے کر خدا کی اس فہرست میں نام لکھواتے تھے۔ جو روپیہ کے ذریعہ خدمت اسلام کرتے ہیں تو آج ایک نئی فہرست کھولی گئی ہے۔ جسمیں ان لوگوں کے نام درج کئے جائینگے۔ جو کتابیں دیکر خدمت اسلام کرتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ نیکی کی کوئی بھی ایسی فہرست نہ ہو۔ جس میں آپ کا نام درج نہ ہو۔ تو آگے بڑھیں۔ اور اپنی کتابیں پیش فرما کر اس نئے رجسٹر میں جو آج کھولا گیا ہے۔ اپنا نام درج کروالیں۔ چھوٹی سے چھوٹی کتاب بھی شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیگی ؛

سکرٹری صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں جس طرح دوسرے چندہ کی تحریک کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اس نئے چندہ کی بھی تحریک فرماویں ؛

نیز سلسلہ کے مصنفین اور مالکان اخبارات سے بھی التماس ہے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کی لائبریری میں اپنی اپنی تصانیف کا کم از کم ایک نسخہ اور اخبار کا ایک ایک پرچہ ارسال فرمایا کریں۔ جزاہم اللہ خیرا

خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ

ناظر صیغہ تالیف و تصنیف۔ قادیان ۱۳؍ جنوری ۲۴ء

رباعیات خان ذوالفقار علیخان صاحب گوہر

(جناب مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق)

(۱)

حامیٔ دینِ اسلام کا یہ ناصر ہے
فن تبلیغ و اشاعت میں ایسا ماہر ہے
عہد بیعت جو کیا تھا وہ نباہا اس نے
صادق القول ہے صادق بظاہر ظاہر ہے

(۲)

صادق انوار خلافت سے مزین ہو کر
نور ظلمات بنا شعلہ ایماں ہو کر
واپس صادق صدق کی مشرق کی خبر
ہے دلیل اسکی کہ پھر آنکھ گار و شن ہو کر

رپورٹ سالانہ نظارت تعلیم و تربیت

بابت سال ۱۹۲۳ء

جماعت میں تعلیم و تربیت کے فرائض کو سرانجام دینے کیلئے نظارت تعلیم و تربیت میں ایک انسپکٹر اور ایک مشترکہ کلرک ہے جس کا وقت محکمہ قضاء اور صیغہ محکمہ افتاء اور نظارت ہذا کے مابین منقسم ہے۔ اور ناظر تالیف و اشاعت ہی ناظر تعلیم و تربیت ہیں جو آدھا وقت تعلیم و تربیت کیلئے صرف کرتے ہیں۔ نظارت ہذا کے سٹاف کا سالانہ بجٹ مبلغ ۱۰۷۲ اور اس کے سائر کیلئے سائر اخراجات کا بجٹ مبلغ ۹۰۳ ہے۔ غرض اس سٹاف اور اس بجٹ کے ساتھ نظارت ہذا نے اس سال جو کام کیا ہے اس کو مجملاً بیان کرنے سے پہلے جماعت کی تعلیمی اور تربیتی حالت کو واضح کردینا ضروری ہے۔ تاکہ صحیح صحیح اندازہ ہو سکے۔ کہ جماعت کی تعلیمی اور تربیتی نقائص کو دور کرنے کیلئے نظارت ہذا نے کیا کیا کوششیں کی ہیں۔ اور وہ ان کوششوں میں کہاں تک کامیاب ہوئی ہے۔

اس سال کام شروع کرنے سے پہلے مقامی جماعتوں میں تعلیم و تربیت کے فرائض کو ادا کرنے کیلئے ۵۰۰ سکرٹریوں کو نامزد کیا گیا تھا انہیں سے ۵۲ احباب نے لبیک کہی اور کام کرنے کا وعدہ کیا۔ اور کام شروع کردیا۔ مگر کل ۴۴ دوست باقاعدہ کام کرتے رہے اور ۲۸ احباب نے نہ کام میں اور نہ کام کی رپورٹ بھیجنے میں باقاعدگی دکھلائی۔ اور ۳۳ ابھی وعدہ وعید ہی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ سکرٹریوں سے ایک نقشہ کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنی اپنی مقامی جماعتوں کی تعلیمی و تربیتی حالت کے متعلق معلومات بہم پہونچائیں۔ ان نقشوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی تعداد جہاں سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کرتے رہے ہیں ۱۱۱۸ ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت نے مقامی جماعتوں میں سکرٹریوں کے ذریعہ جہاں انفرادی اصلاح کی طرف توجہ کی ہے وہاں ساتھ ہی درسوں کو جاری کیا ہے یعنی قرآن مجید۔ حدیث شریف اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کا درس اور ساتھ ہی ایک سلسلہ تصنیف بھی شروع کردیا ہے جو ان کو دینی معلومات بہم پہونچانے میں ممد ہو۔ یہ سلسلہ تدریس اور تصنیف اگرچہ ناقص اور بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔ مگر پھر بھی اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس کی توفیق دی ہے۔ اور نظارت ہذا تین کتابیں یعنی اسباق القرآن۔ فقہ احمدیہ اور ہماری نماز کو شائع کردیا ہے۔ اور ۵۲ درسگاہوں کو جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے باقاعدہ منظم کیا ہے۔ ان درسوں کے ذریعہ بالعموم پانچ بار قرآن مجید دو بار حدیث شریف اور چار بار کتب مسیح موعودؑ کا درس ہفتہ میں دیاجاتا رہا ہے۔ اور ان رپورٹوں سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان درسوں میں شامل ہونے والوں کی تعداد کم ہے۔ ۱۷۷۲ کی تعداد میں جہاں ۵۵۷ مرد اور ۲۴۴ لڑکے ہیں۔ کل ۱۷۵ اشخاص درس قرآن مجید میں اور ۲۰ درس کتب مسیح موعودؑ میں اور صرف ۵۰ درس حدیث شریف میں شامل ہوتے رہے ہیں یعنی اوسط حاضری ۱۵ فیصدی ہے اور یہ بہت ہی کم حاضری ہے۔ اس کے علاوہ ایک علم امتحان کتب مسیح موعودؑ کی کتب کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں شریک ہونے والوں کی تعداد ۴۲ ہے علاوہ نظارت ہذا کے قائم کردہ مدرسوں کے اساتذہ کے جن پر لازمی طور پر فرض کیا گیا تھا۔ کہ وہ ضرور شامل ہوں۔ اگر ان کو بھی شامل کیا جائے تو کل تعداد امتحان دہندگان کی اس سال ۵۸ ہوگی جن میں سے ۱۵ احباب نے امتحان دیا تھا۔ انہیں سے سب سے اول منشی گلزار محمد صاحب ساکن بٹالہ دوئم ماسٹر نور الٰہی صاحب قادیان سوئم شیخ فضل کریم صاحب مہتمم خزانہ عامرہ ریاست حیدرآباد و محمد عبد القادر صاحب صدیقی حیدرآباد تھے جنہیں اول دو دوم پانچ پانچ احباب کی کتب بیت انعام از جانب جناب شیخ الدین صاحب سعد انسپکٹر پولیس حیدرآباد و ایک ایک کاپی درثمین فارسی کی حضرت میر محمد اسحق صاحب کی طرف سے دیجائیگی۔ اور سوم درجہ پانے والوں کو صرف ایک ایک درثمین عطیہ میر صاحب انشاء اللہ تعالیٰ تقسیم ہوگی۔

علاوہ انہیں انسپکٹر صاحب جو کہ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی ہیں انہوں نے اس سال ۱۰۱ گاؤں میں دورہ کیا ہے۔ جہاں آپ نے اخلاقی وعظ کئے۔ اور جہاں جہاں باہمی رنجش تھی تو کوشش کی [illegible] صلح ہو گئی۔ اس سال کل ۴۴ تنازعات کی ہیں انہیں سے ۱۱ کو تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے بالکل ملیامیٹ کر دیا اور باقی دس تنازعات ایسے رہتے ہیں جن کا فیصلہ ابھی باقی ہے۔ حافظ صاحب کی بار بار کی بیماری بہت کچھ کام میں تعویق کا باعث رہی ہے تاہم اس بڑھاپے اور بیماری کی حالت میں ۱۰۱ گاؤں میں چکر لگا کر وعظ و نصیحت کرنا کارے دارد۔ اور یہ کام آپ کا قابل تحسین اور شکریہ ہے۔

اس سال کی مجلس مشاورت میں عام جماعت کی تعلیم کا نصاب یہ قرار پایا تھا۔ کہ تمام مرد و زن اس سال نماز کو باترجمہ سیکھ لیں جو اس سلسلہ میں کوشش کی جارہی ہے اور اس غرض کے پورا کرنے کیلئے ایک کتاب شائع کی گئی ہے۔ جس کا نام ہماری نماز ہے اور وہ بکڈپو تالیف و اشاعت سے چار آنے فی کاپی کے حساب سے مل سکتی ہے۔

عام جماعت کی تعلیم و تربیت کے علاوہ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص انتظام ہے۔ جو نظارت ہذا گورنمنٹ کی مدد سے سرانجام دے رہی ہے اسوقت کل ۴۴ سکول مختلف جگہوں میں ہیں۔ مڈل سکول مردانہ ۵ زنانہ مڈل ۱۔ پرائمری مردانہ ۲۱ پرائمری زنانہ ۱۱۔ نائٹ سکول ۸ ہیں سکولوں کے چلانے کیلئے گورنمنٹ سے ۵۳۰۹ روپیہ سالانہ مدد ملتی ہے کل طلبا کی تعداد ۲۰۰۰ کے قریب ہے جس میں سے قریباً چوتھا حصہ احمدی طلبا ہیں۔ اگر مقامی جماعتیں اپنی اپنی جگہ کوشش کریں اور تھوڑی سی ہمت دکھلادیں تو مفت میں بچوں کی تعلیم کا انتظام کم از کم نائٹ سکولوں کے ہی ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت نے اس سال ان مدارس کیلئے ایک دینی نصاب تعلیم تجویز کیا ہے۔ اور اس کے مطابق کتابیں تصنیف کرنے کی طرف بھی متوجہ ہو گئی ہے۔ اور ایسا ہی ان سکولوں کی گری ہوئی حالت کو دوبارہ اٹھانے کیلئے مختلف ذرائع سے کوشش کی ہے۔ اگر یہ کوشش جاری رہے تو امید ہے کہ یہ مدرسے بھی تعلیم و تربیت کی اغراض کو پورا کرنے کیلئے بہت کچھ ممد ثابت ہونگے۔ باوجود اس کے کہ بجٹ میں معاونوں وغیرہ کیلئے قطعاً کوئی مالی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ پھر بھی ناظر تعلیم و تربیت نے جناب حکیم عبد العزیز خاں صاحب سابق انسپکٹر مدارس احمدیہ کی مدد سے اس سال کے آخری نصف میں سولہ مدرسوں کا معائنہ خود کیا۔ اور موجودہ نقائص کے دور کرنے کیلئے ہدایات دیں نظارت ہذا خان صاحب مذکور کی ممنون ہے اور اس خدمت کا شکریہ کے ساتھ اظہار کرتی ہے۔

ان سکولوں کی حالت ابھی بہت کچھ قابل اصلاح ہے۔

مذکورہ بالا تعلیمی و تربیتی انتظام کے علاوہ قادیان میں ایک مرکزی انتظام بھی ہے۔ جو براہ راست زیر نگرانی نظارت ہذا کے سرانجام دیا جاتا ہے۔ اس انتظام کے ماتحت ساٹھ کس تعلیم پانیوالے ہیں۔ ایسے لوگ جو دارالامان میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آتے ہیں۔ مختلف استعداد کے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق ہمیشہ دقتیں ہی پیش آتی رہی ہیں۔ نہ وہ اس قابل ہوتے ہیں۔ کہ انہیں احمدیہ سکول یا ہائی سکول میں داخل کرایا جائے۔ اور نہ نظارت کے فنڈ میں اتنی وسعت ہوتی ہے۔ کہ ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ انتظام کیا جائے۔ اس کام کو بہ سہولت کرنے کیلئے اس سال ایک نئی سکیم حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدگی کے ساتھ تیار کی گئی ہے۔ جو ابھی حضور کے سامنے اپنی آخری شکل میں پیش نہیں ہوئی۔ لہذا اس کے اجرا میں توقف ہو رہا ہے۔ [illegible]

اشتہاری دنیا

سے آپ بدظن ہو چکے ہیں۔ مگر دوستو ساری دنیا ایک جیسی نہیں۔ آؤ تجربہ کرو۔ سچ اور جھوٹ کو تجربہ کی کسوٹی پر لگا کر دیکھو۔ ہم اس وقت صرف آپ کی تسلی کے لئے چند مجربات پیش کرتے ہیں۔ جس کو پسند کرو منگا کر آزماؤ۔ اور ہماری سچائی کی داد دو۔

اکسیر سہیل ولادت اس کا کام نام سے ظاہر ہے۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ کوئی عزیز سے عزیز بھی کام نہیں آسکتا۔ اس کو سچا غمگسار پاؤ گے۔ بر موقع اس کے استعمال سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد تولید جو زچہ کو دو دو چار چار دن تک درد سے سخت بے چینی رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ درد بھی اس کے استعمال سے جاتا رہتا ہے قیمت معہ محصولڈاک عمار ۔

اکسیر نزلہ زکام خواہ نیا ہو یا پرانا اللہ کے فضل سے ایک دن میں ہی آرام ہو جاتا ہے قیمت معہ محصول عہ

نسوار بے نظیر دماغ بند رہتا ہو یا ناک سے چھیچھڑے آتے ہوں۔ یا بدبو آتی ہو۔ تو یہ نسوار ان شکایات کو رفع کر دیتی ہے واقعی بےنظیر ہے قیمت فی تولہ ۱۲ر معہ محصولڈاک

اکسیر داد داد کیلئے بےنظیر چیز ہے۔ داد خواہ کیسی جگہ ہو چند دنوں میں بفضل خدا آرام ہو جاتا ہے قیمت معہ محصولڈاک عہ ر

دلپذیر اکسیر تیل بالوں کو لگانے والا خوشبودار تیل دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے دل کو سرور اور آنکھوں کو ٹھنڈک اور دماغ کو معطر رکھتا ہے قیمت معہ محصول عہ

منظور نسخہ تجربہ بیکاروں اور کم آمدنی والوں کیلئے عموماً ایک دولت کا چشمہ ہے۔ جسمیں طبی انمول جواہرات کے علاوہ بعض ایسی دستکاریاں بھی بتائی گئی ہیں۔ جو سیکڑوں روپیہ خرچ کرنے پر بھی نہیں حاصل ہو سکتیں۔ قیمت صرف پانچ روپیہ معہ محصولڈاک قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنی ضروری ہے۔

ڈاکٹر منظور احمد۔ مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی (ڈاکخانہ سرگودھا)

قادیان میں

زمین خریدنے کے خواہشمند احباب

کو اطلاع ہو کہ خاکسار کی معرفت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین خریدی جاسکتی ہے نیز قادیان میں اور قادیان کے قریب کچھ زرعی اراضی بھی مل سکتی ہے۔ سکنی اراضی کے نقشہ جات خاکسار کے پاس تیار رہتے ہیں۔ ان سے موقعہ اور حیثیت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اور قیمت موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ مقرر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض مکانات بھی قادیان کی پرانی اور نئی آبادی میں قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت کریں۔

مرزا بشیر احمد قادیان

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِی

جوہر شفاء نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جس کا تجربہ اس سال تک کیا گیا ہے پرانا بخار کھانسی خشک یا تر بلغم میں خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا۔ تپ دق کو جس سے حکیم ڈاکٹر بھی عاجز ہوں مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی سستا فی تولہ عمار علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہو حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

پتہ

الیس عزیز الرحمٰن قادر بخش انجنیر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم بلکہ قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اس لئے کم از کم اس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی۔ قیمت فی صد معہ محصول عہ ر

(عزیز ہوٹل قادیان)

لکھی جائیں

وصیت نمبر ۳۰۴۹ (۱) میں انعام الٰہی زوجہ میر مرید خان عرف میر غلام حیدر خان قوم سید ساکن سندھ ملک جھل گمبٹ ڈاکخانہ گمبٹ تحصیل گمبٹ ضلع ریاست خیرپور بریس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ **الف** میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ **ب** اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی قوم یا ایسی جائداد کی قیمت وہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ **ج** میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ گلوبند طلائی ۲۔ کنگن طلائی ۳۔ چار انگشتریاں طلائی ۴۔ دو جھومکوں کی جوڑیاں طلائی اور چار سندھی بند ۔ ۵۔ ایک جوڑی پائے زیب چاندی کی ۶۔ ایک جوڑی جوشن چاندی کی ۷۔ مالاں ایک سونے کی یہ کل زیور میری جائداد ہے۔ جو مجھے مہر میں ملے ہیں۔ چندہ بموجب شرط اول عسہ میں نے بیت المال میں روانہ کر دیا ہے۔ اس مندرجہ بالا زیورات کے بد نظر بعد وصیت ماہ ۵ روپیہ بھی بیت المال میں روانہ کر دیا ہے۔ اب براہ مہربانی میری وصیت منظور کی جاوے۔ اور اجرائے سرٹیفکیٹ میرے نام کیجائے۔

العبد گواہ شد گواہ شد

بقلم خود انعام الٰہی احمدی۔ محمد ابراہیم بقاپوری مبلغ سندھ۔ میر مرید احمد خان عرف میر غلام حیدر خان از گمبٹ علاقہ ریاست

فارسٹ افسر بہار۔ ۔۔۔ خیرپور۔ ۔۔۔ سندھ

نصر اللہ خان ناسیر مقبرہ بہشتی

منتخب خبریں

— خبر ہے کہ مسٹر ہرمل پال غازی محمود دیران کی کتاب کفر توڑ۔ جڑ مار وغیرہ کی بنا پر جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں سرکاری وکیل نے کہا۔ چونکہ ملزم نے گورنمنٹ کی تمام شرائط منظور کر لی ہیں۔ اور عہد کیا ہے کہ آئندہ کفر توڑ۔ جڑ مار بت شکن یا اس قسم کی کوئی کتاب نہ لکھیگا۔ نہ شائع کریگا۔ اور نہ بیچیگا۔ اس لئے گورنمنٹ نے معافی کی درخواست قبول کر کے مقدمہ واپس لے لیا ہے۔

— پائینیر کا بیان ہے کہ فرید کوٹ کا دربار اکالیوں کے ریاست کی افواج کو ورغلانے کی کوشش کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور ہوا ہے۔

— الہ آباد کا اخبار لیڈر لکھتا ہے۔ سرحد کی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک بڑی افغانی سپاہ بکثرت افغانی اور پہاڑی توپوں کے ساتھ سرحد پر مقیم ہے۔ جس کی موجودگی بہت خطرناک ہے۔ چند بدمعاش قاتلوں کی گرفتاری کے لئے اتنی بڑی فوج کے جمع کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اسی طرح انگریزی سپاہ بھی جمع ہو رہی ہے جس سے قاتلوں کی گرفتاری کی بجائے کچھ اور مفہوم ہوتا ہے۔

— انکونا (اٹلی) ۱۴ جنوری مانڈولفو میروٹا اور انکونا [illegible] کے قرب وجوار میں زلزلے کے ۱۶ دھکے محسوس ہوئے۔ کئی [illegible]

— خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر ایٹ لاء پنجاب کونسل کے وائس پریزیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

— سیٹھ چھوٹانی۔ حاجی احمد صدیق کھتری۔ اور سیٹھ عبد اللہ ایچ۔ ایم عباس نے مرکزی خلافت کمیٹی کی صدارت۔ سکرٹری شپ۔ عہدہ خزانچی سے استعفی دیدیا ہے۔

— حکومت ایران نے فیصلہ کیا ہے کہ تعمیر ریلوے کے لئے شاہی جواہرات اور دیگر قیمتی اشیاء کا ایک ذخیرہ فروخت کر دیا جائے۔

— سر مالکم ہیلی جو پنجاب کے گورنر مقرر کئے گئے ہیں ۱۸۹۵ء میں انڈین سول سروس میں داخل ہو کر پنجاب میں اسسٹنٹ کمشنر مقرر کئے گئے تھے۔ اور کئی فرائض کے انجام دینے کے بعد ۱۹۱۲ء میں دہلی کے چیف کمشنر بنائے گئے۔ اور ۱۹۱۹ء میں وائسرائے کی کونسل کے ہوم ممبر کے منصب پر مامور کئے گئے۔

— لندن ۱۰ جنوری دار العوام کے بہت سے ارکان حلف اٹھا چکے ہیں۔ اور پارلیمنٹ کے اجلاس کو پندرہ تاریخ پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جب افتتاحی رسمی اجلاس منعقد ہوگا۔

— امرتسر میں ۱۱ جنوری کو اکالی لیڈروں کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ریاست نابھ نے استغاثہ کی طرف سے شہادت دی۔ اور ۲۵ تا ۲۷ اگست کو جیتوں میں جو واقعات پیش آئے۔ وہ بیان کئے۔

— لندن کی ۱۰ جنوری کی خبر ہے کہ ان جدید آبدوز کشتیوں میں سے ایک کشتی جو ۱۹۱۸ء میں بنائی گئی تھیں۔ ایک جنگی جہاز کے ساتھ بحر اطلانٹک میں پورٹ لینڈ کے قریب ٹکرا کر غرق ہو گئی۔

— لندن ۱۱ جنوری کی خبر ہے کہ شاہ اور ملکہ یونان کی موٹر کو سخت صدمہ پہنچا۔ بادشاہ کو تو کوئی جراحت نہیں پہونچی۔ ملکہ صاحبہ شدید مجروح ہوئیں شبہ کیا جاتا ہے کہ یہ کسی سازش کا نتیجہ ہے۔

— پنجاب گورنمنٹ نے بلوہ محرم ۱۹۲۲ء کی وجہ سے باشندگان ملتان پر ۵۰ ہزار روپے کا تعزیری ٹیکس لگایا ہے۔ اس [illegible] ایک نمائندہ پبلک میٹنگ زیر صدارت ڈپٹی کمشنر ملتان اس غرض سے ہوئی۔ کہ وصولی ٹیکس کی بہترین تجاویز سوچی جائیں۔

— لیفیلڈ کی ۱۰ جنوری کی خبر ہے۔ کہ جناب پرنس آف ویلز مع اپنے پرائیویٹ سکرٹری سر گاڈفری طامس لندن سے پیرس کو روانہ ہو گئے۔

— سر ہیری لوڈر اسکاٹ لینڈ کا مشہور ظریف ایکٹر اپنی پارٹی سمیت موسم خزاں میں ہندوستان آئیگا۔

— مسٹر سی آر داس نے بنگال کونسل کا ممبر چنے جانے کے بعد صاف کہا ہے۔ کہ کونسل میں ان کا پہلا کام یہی ہوگا کہ موجودہ وزارت کو تہ و بالا کر دیں۔ اور تمام بجٹ کو نامنظور کرائیں۔

— بنگال گورنمنٹ نے قاعدہ بنایا ہے۔ کہ یکم فروری ۱۹۲۴ء سے ہر سوموار کو ۳ بجے سے ۴ بجے تک کے درمیان سرکار کے ہر ایک محکمہ کے سکرٹری سے جس اخبار کا قائم مقام چاہے مل سکتا ہے۔

— مسٹر سی پال نے اسمبلی میں مسٹر گاندھی اور دفعات ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کے قیدیوں کی رہائی کے مطالبہ کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

— کونسل آف سٹیٹ میں یہ تجویز پیش ہوگی۔ کہ یہ کونسل سفارش کرتی ہے۔ کہ حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں کی گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ افسروں کے لئے پنشن کی بجائے جہاں تک ہو سکے محکمہ ریلوے کی طرح یا اس قسم کی کسی اور محکمہ کی طرح پراویڈنٹ فنڈ مقرر کیا جائے۔

— سوراجسٹ جماعت کی مرکزی کونسل نے پنجاب اور مدراس کو کونسلوں کی کارروائی میں حصہ لینے کا حکم دیا تھا۔ لیکن وہ اس حکم کو نہیں مانتے۔

— سوراج پارٹی کا جو جلسہ لکھنؤ میں ہوا۔ اس میں پنڈت موتی لال نہرو کی تحریک پر مرکزی سوراج پارٹی کی وہ جملہ تجاویز منظور کر لی گئیں۔ جو اس نے [illegible] کے لائحہ عمل کے متعلق منظور کی تھیں۔

— مساجد فلسطین کے لئے حضور نظام نے ایک لاکھ روپیہ کا جو چندہ دیا ہے اس کی ادائی ہائی کمشنر فلسطین کے ذریعہ عمل میں آئے گی۔

— سکندر آباد سے بلارم تک ریلوے کی ڈبل لائن کے قائم کرنے کے لئے حضور نظام کی طرف سے ساڑھے لاکھ چونتیس ہزار تین سو انسٹھ روپے کلدار کی منظوری دی گئی ہے۔

— پٹنہ پولیس نے ۱۲ جنوری کو اخبار دیش کے دفتر اور سرچ لائٹ کے چھاپہ خانہ کی تلاشی لی۔ اور ۲۲ نومبر کے دیش کی تمام کاپیاں لی گئیں۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا۔)